۲۱ تبلیغ ۱۳۴۲ ہش | ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۸۲ ھ | ۲۱ فروری ۱۹۶۳ء

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ فروری - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل مورخہ ۱۷-۲-۶۳ میں شائع شدہ ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ

"کل شام کو حضور کو تھوڑے وقت کے لئے بے چینی کی تکلیف ہوگئی اس وقت طبیعت اچھی ہے"

احباب جماعت آخری عشرۂ رمضان میں خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے - آمین اللہم آمین

قادیان - ۱۹ فروری - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال خیریت سے ہیں - الحمد للہ

قادیان - ۱۹ فروری - مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ میں بہت سے درویشان معتکف ہیں - اللہ تعالیٰ ان سب کا اعتکاف قبول فرمائے اور ان کی دعاؤں کے لئے باب اجابت وا کرے - آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ فروری - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

"رات کے پچھلے حصہ میں نیند اچھی آگئی - پیٹ میں نفخ کی شکایت رہی"

احباب کرام حضرت صاحبزادہ صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے متواتر دعائیں کرتے رہیں -

سنگاپور میں جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ تبلیغِ اسلام

شاہ تھائی لینڈ - ڈیوک آف ایڈنبرہ اور حکومت کمبوڈیہ کے پریذیڈنٹ کو قرآن کریم انگریزی اور دیگر اسلامی لٹریچر کی پیشکش - عیسائی پادریوں سے گفتگو اسلامی لٹریچر کی وسیع اشاعت

مسجد سوئٹزرلینڈ کیلئے چندہ

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مرکزی مبلغ سنگاپور

سنگاپور جنوب مشرقی ایشیا کا سب سے اہم تجارتی شہر اور بہترین بین الاقوامی بندرگاہ ہے جہاں سینکڑوں کی تعداد میں بحری اور ہوائی جہاز آتے جاتے ہیں اور تقریباً دنیا کی ہر قوم اور ہر مذہب و ملت کے لوگ اچھی خاصی تعداد میں آباد ہیں - زیادہ تر آبادی چینی لوگوں کی ہے جو مذہباً بدھ ہیں - لیکن ان کے علاوہ ہندوستانی پاکستانی انڈونیشین اور یورپین آبادی بھی کافی ہے

اس شہر کی بین الاقوامی اہمیت کے پیشِ نظر جماعتِ احمدیہ کی طرف سے ۳۵ء سے یہاں پر تبلیغِ اسلام کے لئے ایک مضبوط مشن قائم ہے - جس کی ابتداء ۳۵ء میں اس وقت ہوئی جب کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز مرحوم کو قادیان سے اس غرض کے لئے یہاں بھیجا - مولانا ایاز صاحب مرحوم کی ہمت، محنت اور جانفشانی کے نتیجے میں خدا کے فضل سے جلد ہی یہاں پر ایک اچھی خاصی جماعت قائم ہوگئی مخالفینِ حق کی طرف سے مولانا مرحوم کے خلاف شدید سے شدید منصوبے کئے گئے - اور ان کی دو مناظرات میں فرق نہ آیا - اور آپ استقلال سے خدائے واحد اور اس کے محبوب رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرتے چلے گئے حتیٰ کہ یہاں اسلام اور احمدیت کی بنیادیں خدا کے فضل و کرم سے مضبوط ہوگئیں - اللہ تعالیٰ اس شہیدِ احمدیت کی روح پر خاص فضل و رحم فرمائے - اور جنت میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے -

مولانا ایاز صاحب مرحوم کے بعد برادرم مولانا محمد صادق صاحب جیسے قابل اور تجربہ کار مبلغ نے اس مشن کی باگ ڈور سنبھالی اور بفضلہ تعالیٰ اپنی خداداد قابلیت سے یہاں پر دائرہ تبلیغ کو نہایت وسیع کیا اور لوکل زبانوں میں کثیر تعداد میں کتب و رسالوں کی ہر جگہ اشاعت کر کے حقِ تبلیغ ادا کیا اور مخالفینِ حق کو علمی لحاظ سے ایسا لاجواب کیا کہ انہیں پھر کبھی بالمشافہ مقابلہ کی جرأت نہ ہو سکی فجزاہ اللہ احسن الجزاء

ان کے علاوہ برادرم مکرم مولانا محمد سعید صاحب انصاری نے بھی خدا کے فضل سے یہاں کی جماعت کی تنظیم اور تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں کافی عرصہ خاص خدمات انجام دیں - اور مشن کے استحکام میں کوشاں رہے - اللہ تعالیٰ سب کو مزید خدماتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے آمین - خاکسار نے جون ۶۲ء میں برادرم مولانا انصاری صاحب سے اس مشن کا چارج لیا تھا اس وقت سے دسمبر ۶۲ء تک کی تبلیغی رپورٹ پیشِ خدمت ہے

جون اور جولائی ۶۲ء میں احباب جماعت کی رہائش گاہوں پر پہنچا - ان سے ذاتی تعارف کے علاوہ شہر کے بااثر طبقہ اور سرکردہ احباب سے واقفیت پیدا کی اور زیرِ تبلیغ اشخاص سے ملا - مولانا محمد صادق صاحب کی معیت میں سنگاپور کے موجودہ چیف قاضی سابق مفتی اور بعض عرب اکابرین اور مسلمان وکلاء اور دیگر افسران سے ملاقات کی اور انہیں عربی اور انگریزی لٹریچر مطالعہ کے لئے پیش کیا - جوہور سٹیٹ کے چیف مفتی داتو عبد الجلیل صاحب سے مل کر عربی کتب پیش کیں اور تبلیغ کی - بعد میں ان کی شادی کے موقعہ پر انہیں جماعت کی طرف سے مبارکباد دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چار عربی کتب تحفۃً انہیں بذریعہ پوسٹ ارسال کیں نیز شادی کے موقعہ پر انہیں عربی میں ایک تبلیغی خط لکھا -

اشاعتِ لٹریچر | عرصہ زیرِ رپورٹ میں سنگاپور کے وزیرِ اعظم اور دیگر وزراء اور ایڈووکیٹ جنرل اور بڑے بڑے حکام کو وقتاً فوقتاً رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور سلسلہ کے دیگر ضروری اخبارات اور کتب پیش کی جاتی رہیں - اسی طرح سنگاپور شرعی قاضی اور شریعت کورٹ کے پریذیڈنٹ اور سٹاف کو علیحدہ علیحدہ عربی رسالہ البشریٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو عربی کتب بذریعہ ڈاک ارسال کی گئیں - کئی ایک زیرِ تبلیغ احباب کے خطوط کے جواب میں انہیں ملائی زبان کا لٹریچر ارسال کیا - برادرم عبد الحمید سائگن صاحب کے ذریعہ بعض افسران اور بڑے بڑے تجار سے تعارف حاصل کر کے انہیں پیغامِ حق پہنچایا اور ضروری کتب مطالعہ کے لئے پیش کیں

ایک چھوٹا سا تبلیغی ٹریکٹ بعنوان Invitation کافی تعداد میں چھپوا کر مخصوص شخصیتوں کو ارسال کرنے کے علاوہ تقسیم بھی کیا گیا - انگلینڈ کے مشہور مکار پروفیسر اینڈرسن جنہوں نے ہماری لندن مسجد میں بھی متعدد لیکچر دیتے ہیں اور اسلام پر بھی لمبی ایک کتاب لکھی ہیں ایک ہفتہ کے لئے سنگاپور آئے - ان کے لیکچروں میں شامل ہوتا رہا - ان سے مسیح کے صلیب پر نہ مرنے اور کشمیر میں جا کر فوت ہونے پر گفتگو ہوئی - ان کے لیکچروں کے بعد حاضرین میں سے کئی ایک عیسائیوں کو تبلیغ اسلام کرنے اور لٹریچر پیش کرنے کا موقعہ ملا - خود پروفیسر صاحب کو بھی لائف آف محمدؐ تحفۃً پیش کی گئی -

ایک پادری کی آمد | ہندوستان کے مشہور پادری عبد الحق صاحب کے بیٹے پادری ڈاکٹر اکبر عبد الحق صاحب ڈی ڈی سنگاپور کے بعض عیسائیوں کی دعوت پر چند روز کے لئے یہاں آئے اور عیسائیت پر کئی ایک لیکچر دئے - ان سے لیکچروں کے بعد دو مرتبہ مذہبی گفتگو ہوئی - چونکہ انہوں نے اپنے لیکچروں میں اشارۃً اسلام کے متعلق بھی کچھ خلافِ واقعہ امور بیان کئے تھے اس لئے زبانی ہی ان امور کی تردید کی گئی بلکہ انہیں دعوت بھی دی کہ وہ اپنے دعاوی کو ثابت کریں اور کسی وقت ان امور پر بلکہ عیسائیت کے جملہ عقاید پر بھی بحث کریں تاکہ ملک کو معلوم ہو جائے کہ ان کے لیکچروں اور دعووں میں کہاں تک سچائی ہے

(باقی صفحہ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے دارالآرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا - پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۱/۲/۶۳

محلہ احمدیہ قادیان میں رمضان المبارک کے لیل و نہار

رمضان المبارک اپنے ساتھ جو غیر معمولی برکات اور انتشار روحانیت کا سماں لاتا ہے قادیان میں تازہ ترین مشاہدے نے اس کی تصدیق کر دی۔ ۲۶/۲۷ جنوری ۱۹۶۳ء کی درمیانی رات کو ایسا اعلان ہوتے ہی کہ صبح روزہ ہوگا سارے محلہ میں عجیب قسم کی روحانی زندگی کی لہر دوڑ گئی۔ کوئی سحری کا انتظام کر رہا ہے۔ کوئی دوسرے کو علی الصباح جگا دینے کی تاکید کر رہا ہے۔ وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کا ایک عجیب پر کیف منظر تھا جس کا مشاہدہ اس چھوٹے سے بازار میں کیا گیا جو گویا قادیان میں اس وقت کی موجودہ آبادی کو شرق و غرب میں چھوڑتے ہوئے شمال سے جنوب کو چلا جاتا ہے۔ احمدیہ بازار کی دودھ دہی، اور چائے کی دوکانیں جو جلدی بڑھائی جانے والی تھیں۔ رات کے آخری حصہ میں ان کے دوسری بار کھولے جانے کا پروگرام بنایا جانے لگا۔

قادیان میں چاند دیکھنے کے وقت مطلع ابر آلود رہا اس لئے عشاء کے کافی دیر بعد تک یہی تاثر غالب رہا کہ ۲۷ کی صبح کو روزہ نہیں ہوگا۔ لیکن جونہی رات کی خبر میں براڈکاسٹ ہوئی معلوم ہوا کہ صبح سے روزہ ہوگا۔ اس طرح پر دیر سے پتہ چلنے کے باعث پہلے روزے کے لئے مسجد اقصیٰ میں تو نماز تراویح نہ ہو سکی البتہ مسجد مبارک میں مکرم حافظ سخاوت علی صاحب نے تراویح پڑھائیں جہاں ہر سال ہی سحری کے وقت ہی ادا ہوا کرتی ہیں۔ اور دوسرے روز سے عشاء کی نماز کے بعد مسجد اقصیٰ میں تراویح شروع ہو گئیں۔ جہاں مکرم حافظ الٰہ دین صاحب کو نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے پڑھانے کا حکم تھا۔

ہر دو مساجد میں نماز تراویح کے اس معمول کے علاوہ رات کو بیشتر احباب کو اپنے گھروں میں بھی نوافل کی ادائیگی کے لئے شب بیداری اور دعاؤں کے التزام کی توفیق ملتی رہی اور اپنی ہمت اور ظرف کے مطابق ہر شخص ہی نے رمضان کی برکات سے حصہ پانے کی سعی کی۔ خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔ احباب جماعت کی طرف سے اس شب بیداری کے عمل سے اسوۂ نبی احی اللیل کے مطابق احمدیہ محلہ میں رمضان کی راتوں میں گویا "زندگی" چمک لگاتی رہی

فالحمد للہ علیٰ ذالک

صبح کی نماز کے بعد روزانہ ہر دو مرکزی مساجد میں باقاعدہ طور پر دو قسم کے درس جاری رہے جبکہ مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر بی اے مسجد مبارک میں کتاب ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھ کر سناتے رہے اور مسجد اقصیٰ میں راقم الحروف کو حدیث ریاض الصالحین سے درس دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مسجد اقصیٰ میں حدیث کا یہ درس ایک لمبے عرصہ سے جاری ہے جو رمضان سے قبل بعد نماز عصر دیا جاتا رہا ہے۔ محض رمضان کی خاطر وقت میں تبدیلی عمل میں آئی۔

حسب سابق ظہر کی نماز کے بعد سے عصر تک مسجد اقصیٰ ہی میں پورے قرآن کریم کا درس جاری رہا۔ نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مرتبہ پروگرام کے تحت پہلے پانچ روز حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے۔ پھر مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب بنگالی مدرس مدرسہ احمدیہ نے چار روز۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد مدرس مدرسہ احمدیہ اور مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد حیدرآبادی نے تین تین روز کے لئے تقریباً ایک ایک سپارے کا روزانہ درس دیا۔ ۱۷ ویں روز سے مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی فاضل نے سورۃ الکہف سے اپنے حصہ درس کا آغاز کیا اور پانچ دنوں میں سورۃ العنکبوت تک کا حصہ مکمل کر لیا۔ اور آخری عشرہ میں خاکسار راقم الحروف کو قرآن کریم کے آخری دس سپاروں کا درس دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ مقامی احباب ذوق و شوق سے درس القرآن کی مجلس میں شریک رہے۔ اور قرآنی حقائق و معارف کے سننے سنانے کا اچھا شغف رہا۔ اللہ تعالیٰ سننے سنانے والوں کو کلام اللہ کی برکات سے متمتع فرمائے اور ان کی یہ نیکی اس کی رضا کا موجب ہو آمین۔

اس ماہ مبارک میں ہمارے سویڈش نومسلم احمدی بھائی جناب سیف الاسلام محمود صاحب بغرض دارالامان میں مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے یہاں پہنچے۔ چند درویشان نے ریلوے اسٹیشن پر اور ایک بڑی جمعیت نے محترم حضرت امیر صاحب مقامی کی قیادت اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی معیت میں احمدیہ محلہ میں اپنے معزز مہمان کا پرتپاک استقبال کیا۔ اخلاص و فدائیت کے مجسمہ اور مسیح پاک کے اس سفید پرندے سے موجود الوقت سبھی درویشوں نے مصافحہ کیا اور اپنی دلی عقیدت اور محبت کا اظہار کیا ہر درویش سے ہاتھ ملاتے وقت نووارد بھائی کا مخصوص لہجہ میں السلام علیکم کہنا عجب دلی سرور اور روح کی تازگی کا باعث بنا۔ ہمارے یہ بھائی جتنے دن یہاں قیام فرما رہے درس القرآن کی مجلس میں شریک رہے پنجگانہ نمازیں مسجد مبارک میں باجماعت ادا کرتے رہے۔ نہ صرف فرض نمازیں ہی بلکہ صبح تہجد کے وقت مسجد مبارک میں نماز تراویح میں بھی شرکت کی۔ انہیں نمازوں کو حضور قلب اور سنوار کر ادا کرتے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ حال ہی میں نور اسلام سے منور ہوئے ہیں اور قریب زمانہ ہی میں حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی سعادت حاصل کی ہے یا نسلی مسلمان ہیں موصوف کی دینداری اور اسلام سے عملی محبت کا ہی اثر ہے کہ تھوڑے سے عرصہ میں ارکان اسلام کی ادائیگی سے ذاتی لگاؤ پیدا کر لیا — (باقی صفحہ پر)

ایک انتہائی اضطراب کے وقت کی دعا

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں آتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی اور رسول تھے مگر ایک وقت ابتلاء کے وقت انہیں ایک بڑی مچھلی نے نگل لیا تھا اور وہ بعض دن اور تین رات دنیا سے بالکل کٹ کر اس مچھلی کے پیٹ میں عملاً زندہ درگور رہے اور ان کے لئے یہ ایک انتہائی اضطراب کا وقت تھا جب کہ حقیقتاً ان پر دنیا اندھیر ہو گئی تھی۔ اس وقت خدا کے اس صابر اور تائب بندے نے جو انتہائی گھبراہٹ کے عالم میں دعا کی اس کا قرآن مجید ان الفاظ میں ذکر فرماتا ہے کہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

یعنی "اے میرے آسمانی آقا تو تو ہر نقص سے پاک اور ہر عیب سے منزہ ہے۔ مجھ سے ہی غلطیاں ہو جاتی ہیں تو مجھے معاف فرما اور اس تکلیف سے مجھے نجات دے"

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس درد بھری انتہائی اضطراب کی دعا کو سنا اور انہیں اس تکلیف سے نجات بخشی

میں دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ گھبراہٹ اور اضطراب کے وقتوں کے لئے یہ ایک عجیب و غریب دعا ہے جو گھبراہٹ کو دور کرنے اور خدا کی رحمت کو جذب کرنے کی غیر معمولی تاثیر رکھتی ہے۔ ہمارے کئی عزیزوں اور دوستوں نے اس دعا کے متعلق خواب دیکھی ہے کہ گھبراہٹ اور اضطراب کے اوقات میں اس کا بہت ورد کرنا چاہیئے۔ مثلاً ایک دفعہ اُمّ مظفر احمد کو کسی معاملہ میں بہت گھبراہٹ تھی اور وہ اسی گھبراہٹ میں استغفار پڑھتے پڑھتے سو گئیں تو حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا خواب میں ان کو ملیں اور تحریک فرمائی کہ ایسے وقت میں حضرت یونسؑ والی دعا زیادہ پڑھا کرو۔ یعنی :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

اسی طرح ایک دفعہ میرے بھانجے اور داماد عزیز میاں محمد احمد خان سلمہ خواب میں یہی دعا کر رہے تھے تو ہمارے بڑے ماموں جان حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ نے خواب میں ظاہر ہو کر اس دعا کے متعلق فرمایا کہ :-

"عجیب دعا ہے۔ عجیب دعا ہے۔ عجیب دعا ہے"

اسی طرح ایک دفعہ میری چھوٹی لڑکی عزیزہ امۃ اللطیف بیگم سلمہا کو خواب میں کسی بزرگ نے ظاہر ہو کر نصیحت کی کہ یہ دعا بہت پڑھا کرو۔ اور ممکن ہے بعض اور دوستوں نے بھی اس کے متعلق خوابیں دیکھی ہوں۔

بہرحال یہ ایک انتہائی اضطراب کے وقت ایک نبی کی مانگی ہوئی دعا ہے جو خدا کے حضور قبول ہوئی۔ پس دوستوں کو اس دعا سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اگر غور کیا جائے تو دراصل یہ ایک بڑی جامع دعا ہے کیونکہ اس میں خدا کی توحید اور تسبیح اور بندے کی عاجزی اور کمزوری گناہوں کے اقرار اور استغفار کا مفہوم بھی شامل ہے۔ پس

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

خاکسار۔ خدا کا ایک عاجز بندہ
مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۹/۲/۶۳

معارف القرآن

اطمینانِ قلب کے حصول کا نسخہ

اللہ تعالیٰ کی محبّت اور نصرت حاصل کرنے کیلئے اخلاص اور فدائیت کا نمونہ پیش کریں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تفسیر کبیر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ العنکبوت کی آخری آیت کریمہ کی تفسیر میں جو نکاتِ معرفت بیان فرمائے ہیں ان کا ایک حصہ گذشتہ اشاعت میں دیا گیا تھا۔ اس کا دوسرا حصہ افادۂ احباب کی خاطر ذیل میں درج کیا جاتا ہے — ایڈیٹر

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا میں

اطمینانِ قلب کے حصول کا نسخہ

بھی بتا دیا گیا ہے۔ جس کے لئے آج ساری دنیا مضطرب ہے اور ہر شخص یہ سوال کرتا دکھائی دیتا ہے کہ ہمیں دل کا اطمینان کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ اطمینانِ قلب درحقیقت دو ہی طرح حاصل ہو سکتا ہے (۱) یا تو اس طرح کہ جو خواہش دل میں پیدا ہو پوری ہو جائے۔ (۲) یا اس طرح کہ تمام فضول اور لغو خواہشوں سے دل ہٹ جائے۔ اور صرف ایسی خواہشیں رہ جائیں جو اچھی بھی ہوں اور حاصل بھی ہو سکیں جب کوئی اس مقام پر پہنچ جائے تو اسے اطمینانِ قلب حاصل ہو سکتا ہے

قرآن کریم کہتا ہے

کہ ہم نے انسان کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صفاتِ الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرے اور پھر فرماتا ہے کہ جو لوگ اس مقصد کے لئے سچی کوشش کریں ہم ذمہ وار ہیں کہ ان کو یہ مقصد حاصل ہو جائے گا۔ گویا قرآنِ کریم اطمینانِ قلب کی ذمہ داری لیتا ہے۔

پہلی آیت میں

تو وہ یہ ہدایت دیتا ہے کہ انسان کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس دنیا میں میری پیدائش کسی اعلیٰ مقصد کے لئے ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ صفاتِ الٰہیہ کو میں اپنے اندر پیدا کروں یا دوسرے لفظوں میں خدا تعالیٰ کے لئے آئینہ بن جاؤں جس میں اس کی صورت نظر آئے۔ اور

دوسری آیت میں

یہ بتایا ہے کہ اس مقصد کے حاصل کرنے میں اگر سچی نیت سے کوئی شخص کوشش کرے گا تو میں اس کو ضرور کامیاب کر دوں گا۔ ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص یہ بات سمجھ جائے کہ میں فانی نہیں ہوں اسلئے مجھے فانی چیزوں کی خواہش اتنی نہیں کرنی چاہیئے صرف میرا جسم فانی ہے اس کے لئے میں کچھ فانی چیزوں کی خواہش کروں تو کروں میری روح فانی نہیں ہے۔ اس کے لئے میں غیر فانی اخلاق کی جستجو کروں گا۔ اور پھر خدا کی مدد سے اس کی یہ جستجو پوری بھی ہو جائے تو چونکہ اس کی تمنا پوری ہو جائے گی اسے اطمینانِ قلب بھی حاصل ہو جائے گا۔ لیکن اگر وہ بندر کی طرح درخت کی شاخوں پر ناچتا پھرے گا اور اپنی لافانی ہستی کو بھول کر فانی جسم کے لئے فانی لذتوں کی تلاش میں لگا رہے گا تو اتنی چیزوں کی خواہش اسے پیدا ہو جائے گی کہ وہ اسے پورا کرنے کے قابل نہیں ہو سکے گا۔ اور ان چیزوں کی تلاش میں خدا تعالیٰ کی مدد بھی اسے حاصل نہیں ہوگی۔ اس لئے اس کی ناکامیوں کی تعداد کامیابیوں سے بڑھ جائے گی۔ اور اطمینانِ قلب حاصل نہیں ہو سکے گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے ذہنی یکسوئی (Concentration of mind) کا بڑا حصہ پاتے ہیں۔ وہ لوگ کبھی کوئی سیاسی مقصد اپنے سامنے رکھ لیتے ہیں۔ کبھی تعلیمی مقصد اپنے سامنے رکھ لیتے ہیں کبھی تمدنی مقصد اپنے سامنے رکھ لیتے ہیں اور

متواتر کوششوں سے

کچھ کامیابیاں بھی دیکھ لیتے ہیں ان لوگوں کو بھی ظاہری طور پر اطمینانِ قلب حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ اطمینانِ قلب ایسا ہی ہوتا ہے جیسے بچہ کو کھلونا مل جانے سے ہوتا ہے۔ ان کے اطمینانِ قلب کی وجہ مقاصدِ عالیہ کا پورا کرنا نہیں ہوتا بلکہ مقاصدِ عالیہ کو بھلا دینا ہوتا ہے وہ فکری افیون کا شکار ہوتے ہیں۔ ان کا دماغ انہیں فکری افیون کھلا دیتا ہے، اور وہ درد کی موجودگی میں اس کے احساس سے محروم ہو جاتے ہیں۔

سُبُلَنَا کے متعلق

بعض لوگ سوال کیا کرتے ہیں

کہ قرآن کریم میں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ (سورۃ الانعام۔ آیت ۵۵) یعنی یقیناً یہ میرا سیدھا راستہ ہے پس اس کی اتباع کرو اور مختلف راستوں کے پیچھے نہ پڑو ورنہ وہ تمہیں خدا تعالیٰ کے راستہ سے ادھر ادھر لے جائیں گے۔ گویا خدا تعالیٰ کا ایک ہی راستہ ہے۔ اور شیطان کے کئی راستے ہیں۔ مگر سُبُلَنَا میں بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے بھی کئی راستے ہیں۔ سو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ ان دونوں آیتوں میں کوئی حقیقی اختلاف نہیں بلکہ جہاں ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ کہا گیا ہے، وہاں یہ مراد ہے کہ خدا تک پہنچنے کے لئے مختلف مذاہب کے قبول کرنے کی ضرورت نہیں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس پر چل کر انسان خدا تک پہنچ سکتا ہے اور سُبُلَنَا سے یہ مراد ہے کہ

روحانی ترقیات کے غیر محدود راستے

ہیں اور ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا راستہ آجاتا ہے۔ جب مومن خدا تعالیٰ تک پہنچانے کے ایک راستہ پر چلتے ہیں تو انہیں قرب کے اور راستے بتائے جاتے ہیں اور جب وہ ان پر بھی چلنا شروع کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی ترقی کے اور مواقع پیدا کر دیتا ہے اس طرح قدم بقدم وہ نیکی اور عرفان کے میدان میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ بعض لوگ اس آیت سے یہ بھی استدلال کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور آپؐ کے احکام پر عمل کرنا ضروری نہیں۔ بلکہ ہندو، عیسائی، سکھ اور پارسی وغیرہ

اپنے اپنے طریق پر چل کر

بھی نجات حاصل کر سکتے ہیں مگر یہ درست نہیں کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ صراحتاً فرماتا ہے کہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی اے محمد رسول اللہ! تو لوگوں سے کہہ دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے محبوب بننا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔ پس یہ ہرگز درست نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے بغیر بھی خدا مل سکتا ہے۔ اس آیت کا صرف یہ مطلب ہے کہ جب کوئی سچے دل سے کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ہدایت کا راستہ بتا دیتا ہے۔ اور وہ ہدایت اس طرح ملتی ہے کہ یا تو رؤیا و کشوف کے ذریعہ ایسے شخص پر

اسلام کی صداقت

کھول دی جاتی ہے اور یا پھر اس کے دل میں اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کر دی جاتی ہے اور وہ آپؐ کو قبول کر کے اور آپؐ کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کر لیتا ہے۔ ورنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور اسلام کی متابعت کے بغیر کبھی نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔

آخر میں وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ فرما کر اللہ تعالیٰ نے ان تمام ابتلاؤں اور آفات کی طرف اشارہ فرما دیا جن کا اس سورۃ کے شروع سے ذکر چلا آرہا ہے اور بتایا ہے کہ تم پھونکوں سے ہنڈیا نہیں پکا سکتے تم خلال سے پہاڑ نہیں کھود سکتے تم تنکے پر بیٹھ کر دریا پار نہیں کر سکتے۔ تم اگر اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہیں ہر قسم کے امتحانوں میں ثابت قدم رہنا پڑے گا اور قربانیوں کی آگ میں متواتر اپنے آپ کو جھونکنا پڑے گا۔ اگر ایسا کر لوگے تو اللہ تعالیٰ تمہیں

ہر میدان میں کامیابی

عطا فرمائے گا اور وہ تمہارے لئے ایسی غیرت دکھائے گا کہ کوئی ماں اپنے بچے کے لئے بھی ایسی غیرت نہیں دکھا سکتی ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ تم خدا تعالیٰ پر سچا ایمان رکھو اور اس کے دین کی خاطر کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کرو۔

محسن کے معنے عربی

زبان میں اس شخص کے ہوتے ہیں جو کسی کام کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ پورا کرے پس اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ کہہ کر اللہ تعالیٰ

نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جو لوگ اس پہلی بات پر پوری طرح عمل کریں گے جو ہم نے کہی ہے یعنی وہ ہر طرح جہاد کریں گے اور ہماری رضا کے حصول کی کوشش کریں گے ہم ان کے ساتھ ہونگے اور ہر میدان میں ان کو کامیابی بخشیں گے پس جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش تو کریں مگر ان کوششوں کا کوئی نتیجہ نہ نکلے انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ کوئی نہ کوئی غلطی کر رہے ہیں جس کی وجہ سے وہ خدائی قرب اور اس کی نصرت سے محروم ہیں گویا بجائے اس کے کہ

خدا تعالیٰ پر الزام

لگایا جائے اور کہا جائے کہ اس نے ہماری طرف توجہ نہیں کی ہمیں اپنی ذات پر الزام لگانا چاہیئے اور سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم محسنوں والا کام نہیں کر رہے ورنہ خدا جھوٹا نہیں ہو سکتا وہ اپنے وعدوں میں سچا ہے اور وہ جو بات کہتا ہے اسے پورا کر کے رہتا ہے۔ جھوٹے ہم ہی ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی محبت کا تو دعوے کرتے ہیں مگر اس کے مطابق اپنے اندر کوئی تغیر پیدا نہیں کرتے احادیث میں آتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میرے بھائی کو دست آ رہے ہیں چونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

شہد میں شفاء

ہے (نحل ع ۹) اس لئے آپؐ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو شہد پلاؤ۔ حالانکہ طبی طور پر شہد دست لاتا ہے انہیں بند نہیں کرتا وہ گیا اور اس نے جا کر شہد پلا دیا مگر اس کے بھائی کے دست اور بھی بڑھ گئے۔ وہ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے بھائی کے دست تو اور زیادہ ہو گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جاؤ اور شہد پلاؤ۔ وہ گیا اور پھر اس نے شہد پلا دیا جس پر اس کے اسہال اور بھی بڑھ گئے۔ وہ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ اس کو تو اور زیادہ دست آنے لگ گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اور خدا سچا ہے جاؤ اسے اور شہد پلاؤ۔ چنانچہ اس نے پھر شہد دیا جس کا

نتیجہ یہ ہوا

کہ اس کے اندر سے ایک بڑا سا سُدّہ نکلا اور اس کے اسہال جاتے رہے۔ اسی طرح اگر ہماری کوششوں کا کوئی نتیجہ نہ نکلے تو ہم اپنے متعلق کہیں گے کہ ہم جھوٹے ہیں اور ہم نے وہ شرطیں پوری نہیں کیں جن کے پورا

م کرنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا تھا۔ ورنہ خدا سچا ہے۔ اگر ہم اس کی بیان کردہ شرائط کو پورا کریں اور ابتلاؤں کے طوفانوں میں ایمان کا دامن اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ اور اپنی جانی اور مالی قربانیوں کے ذریعہ اخلاص اور فدائیت کا نمونہ پیش کریں تو اللہ تعالیٰ یقیناً ہماری مدد کے لئے آسمان سے اترے گا اور وہ ہمیں ایک پیارے بچے کی طرح اپنی گود میں اٹھا لے گا ٭

مصلح موعود کے متعلق کامل الہامی انکشاف

اور

اہل پیغام کے لئے لمحہ فکریہ!

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے الہام پاکر اپنے خاص الخاص بیٹے مصلح موعود کی ولادت کے متعلق ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو جو ایک طویل اور عظیم الشان پیشگوئیوں پر مشتمل بیان جاری فرمایا تھا اس کے قریباً ایک ماہ بعد اس کی پیدائش کے متعلق الہامی نو سالہ میعاد کا بھی اعلان فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ وہ اس میعاد میں جلد یا بدیر ضرور پیدا ہوگا۔ ازاں بعد یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو سبز اشتہار میں ان دونوں پہلوؤں میں سے ایک کی تعیین فرماتے ہوئے اعلان فرمایا تھا کہ وہ اب جلد پیدا ہونے والا ہے۔

اگرچہ آپؑ نے جملہ علامات کے پیش نظر متفرق اوقات میں اس کی پیدائش کے وقوع میں آجانے کے متعلق بار بار اعلانات فرمائے مگر ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ابھی خدا کی طرف سے مجھے یہ اطلاع نہیں ہوئی کہ پیدا ہونے والا لڑکا وہی موعود مصلح ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامل انکشاف ہونے کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔

اس کامل انکشاف کے متعلق ہماری طرف سے حضور علیہ السلام کی کئی ایک تحریرات و اعلانات پیش کئے جاتے رہے ہیں۔ مگر ہمارے اہل پیغام بھائی ان کو خاطر میں نہیں لاتے اور وہ یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ان تحریرات میں حضور علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے الہام سے خبر دی ہے کہ وہی مشارٌ الیہ لڑکا مصلح موعود ہے۔ ہم نے ان بھائیوں کی تسلی کی خاطر حضرت اقدس علیہ السلام کا الہام بھی پیش کرتے ہیں جس سے اس مصلح موعود لڑکے کی تعیین ظاہر ہے اور وہ حسب ذیل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے دعائیں کرتے ہوئے اندھیرے کا تعلق اپنے لڑکوں میں سے محمود کے ساتھ ساتھ بتایا ہے اور لکھا ہے کہ

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
ایسے ہیں دو بازو ان کو بھی رکھیو خوشتر
تیرا بشیر احمد تیرا شریف اصغر

اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس دعا کو قبول فرماتے ہوئے آپ کو اپنے الہام کے ذریعہ سے جو بشارت دی اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حسب ذیل اشعار میں بیان فرمایا ہے۔ لکھا ہے ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا

۱۔ اس بشارت میں اس خاص الخاص بیٹے کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ پیدا ہو چکا ہوا ہے اور موجود ہے جیسا کہ "ہے" کے لفظ سے ظاہر ہے۔

۲۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ایک دن اس کے محبوبِ الٰہی ہونے کا اظہار ہوگا۔

۳۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ میں اس سے ہو اندھیرا دور کرونگا جو اس پر چھا جائے گا۔

۴۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس کی خاطر دنیا میں بڑے بڑے انقلاب آئیں گے۔

غرضیکہ موجود الوقت اولاد میں سے محمود پر اندھیرے کے چھا جانے کا آپؑ نے ذکر کر کے اس سے اندھیرے کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرماتے ہوئے اس سے اندھیرے کے دور کرنے کی بشارت دی۔ اور نہ صرف اندھیرے کے دور کرنے کی بشارت دی بلکہ یہ بھی بتایا کہ وہ ایک دن خدا تعالیٰ کا محبوب بنے گا جس میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ اسے آپؑ کی اولاد میں سے چنے گا۔ اور اسے اپنے لئے خاص کرے گا۔

نو سالہ الہامی میعاد کے اندر محمود کی پیدائش کے بعد یہ خدا تعالیٰ کے اعلام کے ذریعہ سے کامل انکشاف ہے جس کی تلاش ہمارے اہل پیغام کو رہی ہے سو خدا تعالیٰ نے وہ کامل انکشاف بھی فرما دیا ہوا ہے جو ان کی نظروں سے پوشیدہ رہا ہے اب اس کا علم پاکر اور اپنے مطالبہ کو پورا ہوتے دیکھ کر ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی مخالفت سے دستبردار ہو جائیں اور اس کی خدمت میں حاضر ہو کر قبولیت کا شرف حاصل کریں۔ اور اس کے ساتھ وابستہ ہو کر اسلام کی خدمت میں لگ جائیں کہ اسی میں ان کے لئے سعادت ہے ٭

رمضان المبارک کے لیل و نہار ــــ بقیہ لیڈر

اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے اور ان کے وجود کو دیگر سعید روحوں کی ہدایت کا باعث بنائے آمین

٭ ٭

یوں تو ہر زمانہ ہی بیرونجات کے احباب کی طرف سے دعائیہ مراسلات موصول ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن اس مبارک مہینہ کے شروع ہوتے ہی ایسے خطوط میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا۔ احباب کی خواہش کے سب کے لئے دعاؤں کے اعلانات مساجد میں التزام سے ہوتے رہے اور احباب جماعت نے سب کے لئے دعائیں بھی کیں خدا تعالیٰ سب کی مرادیں دے اور ان کی نیک خواہشات کو پورا کرے۔ اور ان کی تکالیف کو دور کرے۔ اور اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارش سب پر برسائے۔ آمین

٭ ٭

رحمتِ باری تعالیٰ کا عجیب کرشمہ ہے کہ ادھر ۱۶؍ کو آخری عشرہ مبارکہ کا آغاز ہوا۔ ادھر ایک لمبے امساکِ باراں کے بعد ٹھیک اکیسویں روزے کی رات بارانِ رحمت کا نزول ہوا۔ اور دن کے وقت تو خوب کھل کر برسا۔ ایسی بروقت بارش فصلوں کے لئے تو مفید تھی ہی اور روحانی لحاظ سے ایمان افزا۔ پھر موسم میں جو خوشگوار تبدیلی ہو گئی ہے وہ اس سے سوا تھی۔ فالحمد للہ علی نعماء الشاملۃ الکاملۃ

(م ح ب) ٭

قسط دوم

اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور اس کے ذرائع

از مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب ملکانہ مولوی فاضل قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ اعلان کر کے میدانِ مذاہب میں ایک جری اور بہادر پہلوان کی طرح گرجے اور ہر مذہب کے پیشواؤں اور لیڈروں کو مقابلہ کے لئے بلایا اور ہر میدان میں آپ نے فتح پائی۔

آپ نے اسلام کی دوسرے مذاہب پر برتری ثابت کرنے کے لئے ایسے بم تیار کئے جن کا کسی دوسرے مذہب والے کے پاس توڑ نہ تھا۔ ہاں وہ روحانی بم، ایٹم بم ہائیڈروجن بم اور نائٹروجن بم سے کہیں زیادہ طاقتور تھے۔ ان میں موخر الذکر بموں کی طرح صرف ہلاکت کا ہی پہلو نہ تھا بلکہ وہ ایسے بم تھے جو تمام طاغوتی طاقتوں کو تباہ کرنے والے بھی تھے اور دوسری طرف وہ روحانی زندگی بخشنے والے تھے۔ ایک طرف اگر وہ موسوی عصا کے مانند تھے تو دوسری طرف وہ مسیحائی نفس رکھتے تھے۔

— ۱ —

آپ نے فرمایا کہ کسی دین کو سچا اور زندہ اور کامل اور عالمگیر اور من جانب اللہ ثابت کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ جس کتاب کو پیش کرے اسے سچی اور زندہ اور کامل کتاب اس وقت مانا جائے گا جب کہ وہ دعوےٰ بھی آپ کرے اور اس دعوے کی دلیل بھی آپ ہی بیان کرے تاکہ ہر ایک پڑھنے والا اس کے دلائل شافیہ پا کر اس کے دعاوی کو بخوبی سمجھ لیوے اور دعوے بلا دلیل نہ رہے۔ کیونکہ یہ بات ایک سچی اور کامل کتاب کی شان سے بعید ہے کہ اس کی وکالت اپنے تمام ساختہ پرداختہ سے کوئی دوسرا شخص کرے اور وہ کتاب بالکل خاموش اور ساکت رہے۔

— ۲ —

وہ ایسی تعلیم پیش کرے جو مختص المقام اور مختص الزمان اور مختص القوم نہ ہو اور وہ دوسری تعلیموں سے اعلیٰ ہو جو انسانی درختوں کی تمام شاخوں کی آبپاشی کر سکتی ہو اور ہر طبقہ انسانی اور ہر وقت اور قیامت تک کے لئے نوعِ انسان کے واسطے ایک ہی لاتبدیل قانون ہو۔

— ۳ —

ہر مذہب فالا یہ ثبوت دے کہ اس کے مذہب میں اور روحانیت اور طاقت ماننا ویسی ہی موجود ہے جیسا کہ ابتداء میں دعوے کیا گیا تھا اس کے مذہب کی الہامی کتاب میں مومنوں کی جو علامتیں لکھی ہیں وہ اس مذہب کے بعض افراد میں پائی جائیں۔

— ۴ —

اور سچے اور زندہ اور کامل نبی کے لئے ایک تو یہ ضروری ہے کہ وہ دنیا کے لئے کامل نمونہ ہو اور وہ اپنے اقوال و اعمال و افعال و اخلاق وغیرہ میں ایک بلند مقام رکھتا ہو کہ جہاں اور کوئی نبی نہیں پہنچا۔ اور دوسروں کو پاک و صاف اور ملہم بنائے۔

— ۵ —

ایک معیار سچے اور زندہ مذہب کا یہ ہے کہ ہمیشہ اس میں ایسے انسان پیدا ہوتے رہیں جو اپنے پیشوا اور ہادی اور رسول کے نائب ہو کر یہ ثابت کریں کہ وہ نبی اپنی روحانی برکات کے لحاظ سے زندہ ہے فوت نہیں ہوا۔

— ۶ —

صرف وہ دین زندہ مذہب کہلائے گا جو ہر زمانہ میں تازہ آسمانی نشان دکھائے۔ اور صرف پرانے معجزات اور نشانوں کو ہی بطور قصہ بیان کرنے والا نہ ہو

ان اعلاناتِ خاصہ کی اشاعت کے ساتھ ہی آپؑ نے اپنے تجربہ کی بناء پر اسلام کی طرف سے برملا طور پر کہا ؎

سب خشک ہوگئے ہیں جتنے تھے باغ پہلے
ہر طرف میں نے دیکھا بستاں ہرا یہی ہے
دنیا میں اس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
پی لو تم اس کو یارو آبِ بقا یہی ہے

پھر فرمایا:۔

"وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام نابود ہو رہا ہے وہ میرے پاس آئیں۔ میں محمد رسول اللہ صلعم کا غلام ہو کر یہ کرامت دکھا سکتا ہوں کہ یہ باغ سرسبز و شاداب ہے۔"

جونہی آپؑ نے اسلام کی صداقت کے نشانات دنیا کے سامنے رکھے اہل ارض ورطۂ حیرت میں پڑ گئے کہ اسلام کی اس قدر تنزل کی حالت اور عیسائیت کی اس قدر ترقی کے دور میں ایسا عظیم الشان دعوےٰ ہندوستان کے رہنے والے ایک شخص نے کیا ہے۔ چنانچہ اہلِ دنیا کو اور کوئی طریق تو نہ سوجھا سارے مذاہب کے علماء کیا یورپ کیا افریقہ کیا امریکہ اور کیا ایشیا اور کیا جزائر کے رہنے والے آپؑ کے مقابل پر کھڑے ہوگئے۔ اور مخالفت کا ایک طوفان برپا کر دیا۔

آپ کے دعوئے مسیحیت سے پہلے مولوی محمد حسین بٹالوی آپؑ کے بڑے مداح تھے اور جس وقت آپؑ نے "براہین احمدیہ" لکھی اس پر ریویو لکھتے ہوئے یہاں تک لکھا کہ:۔

"اب ہم اس پر اپنی رائے نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی۔ اور آئندہ کی خبر نہیں۔ لعل اللّٰہ یحدث بعد ذٰلک امرًا۔ اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی جانی قلمی لسانی حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے"

(اشاعت السنۃ جلد ۶ نمبر ۷)

مگر جب آپ نے یہ دعوےٰ کیا کہ میں اس زمانہ کا مسیح موعود و مہدی معہود ہوں تو یہی شخص آپ کا سخت مخالف ہوگیا۔ اور ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک دورہ کر کے کفر کے فتوے تیار کرائے۔ عدالتوں میں آپ کے خلاف شہادت دی۔ مقدمات برپا کئے اور سینکڑوں صفحے آپؑ کے خلاف شائع کئے۔ کوئی طریق اور کوئی پہلو مخالفت کا نہ تھا جو اس نے استعمال نہ کیا ہو۔ بلکہ یہاں تک کہا کہ

اس شخص کو میں نے ہی اونچا کیا تھا اب میں ہی نیچے گراؤں گا

ایسے مخالف حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑے اطمینان سے فرماتے ہیں

"میرے رب نے میری طرف وحی کی اور مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری نصرت فرمائے گا۔ یہاں تک کہ میری دعوت اور میرا سلسلہ زمین کے مشارق و مغارب یعنی زمین کے کناروں تک پہونچ جائے گا"

(لجۃ النور)

پھر فرمایا:۔

"میں جانتا ہوں کہ خدا میرے ساتھ ہے۔ اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرّے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتحیاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے۔ میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں۔ اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل۔ اے نادانو! اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا ہے جو میں ضائع ہو جاؤں۔ کس سچے وفادار کو خدا تعالیٰ نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کر دے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پروا نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا۔ اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا۔ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں کامیاب کرے گا۔ میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ۔ کوئی چیز ہمارا پیوند نہیں توڑ سکتی۔"

(انوار الاسلام صفحہ ۲۱-۲۲)

محمد حسین بٹالوی جب تک حضرت مسیح موعودؑ کے مقابلہ پر کھڑا نہیں ہوا تھا۔ اس وقت اس کی شان و شوکت کا یہ عالم تھا کہ ایک جہان اس کی طرف راغب تھا۔ دنیا میں اس کی عزت تھی گورنمنٹ کے ہاں اس کی عزت تھی۔ علماء اس سے ادب و احترام سے پیش آتے تھے۔ عوام اس کی عظمت کے قائل تھے مگر جب اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے یہ کہا کہ

میں نے ہی تم کو اونچا کیا تھا اب میں ہی نیچے گراؤں گا۔

ایسے حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

اے میری تکفیر پر کمر باندھنے والے تیرا گھر ویران ہونے والا ہے اور تو دوسروں کی ویرانی کی فکر میں ہے۔

عجیب قدرتِ خداوندی ہے کہ اس کے بعد محمد حسین بٹالوی کی حالت بدلنی شروع ہو جاتی ہے اور نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ یکدم اس کی عزت پر آفت آجاتی ہے اور وہی قوم جس سے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر فتوے لئے تھے اس پر کفر کا فتوے لگاتی ہے اور وہی ثناء اللہ امرتسری جس کو وہ اپنا روحانی بیٹا کہتا تھا اس کی پگڑی اچھالتا ہے۔ وہ گورنمنٹ جس کے ہاں اس کی عزت تھی اس کے نفاق سے واقف ہو جاتی ہے کیونکہ وہ لوگوں سے تو یہ کہتا ہے کہ مہدی ضرور آئے گا۔ مگر گورنمنٹ کو چٹھی لکھتا ہے کہ میں ایسے مہدی کی آمد کا قائل نہیں۔ پھر اس کا رسالہ اشاعۃ السنہ بند ہو جاتا ہے اس کی اولاد اس کے قتل کے درپے ہو جاتی ہے اور وہ ایک کو عاق کر دیتا ہے۔ اور اپنے قلم سے ان کی بدکرداریوں کو عالم میں مشہور کر دیتا ہے۔ نہ وہ عزت رہتی ہے نہ وہ وقار۔ آخر طرح طرح کی رسوائیوں کے

بعد مر کر بمقام بٹالہ کنجریوں کے قبرستان میں دفن ہوتا ہے سیح فرمایا مسیح پاک علیہ التحیۃ والسلام نے سہ

شریروں پر پڑے ان کے شرارے
نہ ان سے رک سکے مقصد ہمارے
مقابل پہ مرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے
گرے ہیں تو نے سب دشمن اتارے
ہمارے کر دیئے اونچے منارے
انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ "

پھر ابھی مولوی محمد حسین بٹالوی کی مخالفت سرد نہیں ہوئی تھی کہ مولوی کرم دین نے ایک فوجداری مقدمہ دائر کر دیا۔ اس مقدمہ کی نوعیت یہ تھی کہ مولوی کرم دین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک خط لکھا تھا جس میں یہ ظاہر کیا تھا کہ میں آپ کا ہمدرد ہوں اور اس نے اپنے خط میں یہ اطلاع بھی دی تھی کہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی جو آپ کی کتاب "اعجاز المسیح" کے مقابلہ پر کتاب لکھ رہے ہیں اس میں انہوں نے ایک دوسرے شخص کی کتاب کے مسودے سے سرقہ کیا ہے۔ مولوی کرم دین کا یہ خط آپ نے اخبار الحکم میں چھاپ دیا۔ اس پر مولوی کرم دین نے برافروختہ ہو کر ایک مضمون شائع کیا کہ میں نے یونہی ہنسی اور امتحان کے خیال سے یہ ساری بات لکھی تھی ورنہ پیر مہر علی شاہ صاحب نے کوئی سرقہ نہیں کیا۔ جب آپ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے اپنی کتاب "مواہب الرحمٰن" میں مولوی کرم دین کے متعلق لکھا کہ یہ شخص کذاب ہے۔ جب مولوی کرم دین کو آپ کی اس تحریر کا علم ہوا تو اس نے آپ کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا اور مجسٹریٹ کو آپ کے خلاف اکسانا شروع کر دیا۔ انہی ایام میں ایک دفعہ آپ کو یہ اطلاع ملی کہ بعض لوگوں نے مجسٹریٹ سے کہا ہے کہ یہ شخص آپ کے ہاتھ میں ایک شکار ہے اسے اب بچ کر نہیں جانے دینا چاہیئے اس وقت آپ چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اٹھ کر بیٹھ گئے اور سنجیدگی سے فرمایا کہ اگر ہم خدا کے عشق میں لوہے کے کنگن پہن لیں تو کیا حرج ہے مگر پھر جوش کے ساتھ فرمایا کیا یہ لوگ مجھے اپنا شکار سمجھتے ہیں؟ میں شکار نہیں ہوں۔ میں تو خدا کا شیر ہوں اور

خدا کے شیر پر کوئی ہاتھ
ڈال کر تو دیکھے

ابھی اس مقدمہ کو زیادہ عرصہ نہ ہوا تھا کہ سیشن جج نے آپ کو بری کر دیا اور خدائی وعدہ

اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ

کا نظارہ ہزارہا نفوس نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

غرض کہ تمام علماء آپ کی مخالفت کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے اور مخالفت کا ایک طوفان برپا کر دیا۔ پیر، گدی نشین، عالم جاہل، چھوٹے بڑے اور دیگر مذاہب کے لوگ چاروں طرف کوششوں میں معروف تھے۔ کہ کسی طرح آپ کے قائم کردہ سلسلہ کا خاتمہ کر دیا جاتے۔ خدا کے اس پیارے کو طرح طرح کی گالیاں دی گئیں۔ ہر طرح کی ہنسی تمسخر اور استہزاء کا نشانہ بنایا گیا۔ منظم اور غیر منظم صورت میں اس کی بیخ کنی کے لئے انتہائی کوششیں کی گئیں

یقینِ کامل

ایسے خطرناک حالات میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی فتحیابی اور بامرادی اور دشمنوں کی ناکامی اور نامرادی کے متعلق زوردار الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

"اے لوگو یقیناً سمجھو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے، اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدہ کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کر لے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔ میں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں جو جھوٹ اور افترا کے ساتھ ہو اور نیز اس حالت پر بھی کہ مخلوق سے ڈر کر خالق کے امر سے کنارہ کشی کی جائے۔ وہ خدمت جو عین وقت پر خداوند کریم نے میرے سپرد کی ہے اور اسی کے لئے مجھے پیدا کیا ہے ہرگز ممکن نہیں کہ میں اس میں سستی کروں اگرچہ آفتاب ایک طرف سے اور زمین ایک طرف سے باہم مل کر مجھے کچلنا چاہیں انسان کیا ہے محض ایک کیڑا۔ اور بشر کیا ہے محض ایک مضغہ۔ پس کیونکر میں حیّ و قیوم کے حکم کو ایک کیڑے یا ایک مضغہ کے لئے ٹال دوں جس طرح خدا نے پہلے ماموروں اور مکذبوں میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا۔ اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے ماموروں کے آنے کے لئے بھی موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔

پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا خدا سے مت لڑو۔ یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو۔"

(اربعین ۳ ص ۱۰)

پھر فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

تذکرہ ص ۵۹۷

(بحوالہ تذکرۃ الشہادتین)

ان پیشگوئیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار دنیا کو یہ خوشخبری سنائی کہ اب اسلام کو ترقی و عروج نصیب ہونے والا ہے۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ یوں سمجھو کہ دروازے پر ہیں کہ جب اسلام کا سورج مغرب سے بھی چڑھے گا۔ اور کیا مشرق اور کیا مغرب اور کیا خشکی اور کیا تری سب جگہ اسلام کا ہی جھنڈا لہرائے گا۔ اور ایک ایسا روحانی انقلاب برپا ہوگا کہ سب اقوام ایک ہی خدا کی پرستش اور ایک ہی رسول کا کلمہ پڑھنے لگیں گی۔

چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا کہ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پران کو غلبہ بخشے گا اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

سو دنیا نے اپنی آنکھوں سے اس امر کا مشاہدہ کر لیا اور آج بھی کر رہی ہے کہ ان الہامات کے بعد حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ زیادہ عرصہ اکیلے نہیں رہے بلکہ

قطرہ قطرہ مے شود دریا

کے مصداق آپ پر ایمان لانے والوں میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اور وہ وجود جو پہلے محض ایک بیج کی طرح تھا اس نے جلد ایک پودے کی شکل اختیار کر لی۔ اس میں کونپلیں پھوٹیں جو بڑھیں اور بڑھ کر شاخیں بنیں اور اطراف و جوانب عالم میں پھیلیں اور بڑھتی چلی گئیں۔

(باقی آئندہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے ہمزلف شیخ بشیر احمد صاحب پر کسی نے نقصان پہنچانے کے لئے مقدمہ دائر کیا ہے۔ چند دنوں تک فیصلہ ہونے والا ہے دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو باعزت بریت بخشے

۲۔ عزیزم حمید الدین امسال ایف ایس سی میڈیکل کا امتحان دے رہا ہے عزیز کی اعلیٰ کامیابی اور وظیفہ پانے کے لئے دعا کی جائے

خاکسار خلیل الرحمٰن خان پشاور

۳۔ خاکسار اپریل میں بی اے کا امتحان دے رہا ہے کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

خاکسار عبدالرحمٰن احمدی آسنور

۴۔ ہماری جماعت کے ایک مخلص احمدی دوست میاں حاتم خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اولادِ نرینہ سے نوازا ہے۔ نومولود کے نیک۔ خادمِ دین اور بلند اقبال ہونے کے لئے دعا کی جائے۔

خاکسار رشید محمد زکریا صدر جماعت بھدرک

آئینۂ جمال

جدید کا اگلا شمارہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی اس تقریر پر مشتمل ہوگا جو آپ نے مندرجہ بالا موضوع پر جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۶۲ء میں فرمائی

سنگاپور میں تبلیغ اسلام

بقیہ صفحہ اوّل

مگر انہوں نے یہ کہہ کر (یاکر پہلے) آپ کے ایک بڑے عالم (مولانا ابوالعطاء صاحب) کا میرے والد سے مناظرہ ہو رہا ہے اور مزید گفتگو سے عملاً انکار کر دیا اور قلت وقت کا عذر کیا اور میرا ٹیلیفون نمبر لے کر یہ وعدہ کر کے چلے گئے کہ ٹیلیفون پر کوئی وقت مقرر کریں گے۔ مگر کبھی ٹیلیفون نہ کیا۔ خاکسار اور دو احمدی دوستوں نے حاضرین میں اپنے ٹریکٹ "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" اور دیگر ضروری ٹریکٹ تقسیم کئے اور بعض چینی عیسائی نوجوانوں کو اسلام کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں جنہوں نے ہمارا پتہ نوٹ کر لیا اور ہمارے مشن میں آنے کی خواہش ظاہر کی

سنگاپور کے وکٹوریہ میموریل ہال میں عموماً ہر ہفتہ مذہبی اور سیاسی لیکچر وغیرہ ہوتے رہتے ہیں وہاں پر کئی لیکچروں میں شامل ہو کر شہر کے بڑے بڑے لوگوں سے واقفیت پیدا کی اور بعض کو تبلیغ بھی کی۔ نیز وہاں اپنا لٹریچر بھی کثرت سے تقسیم کیا۔

چونکہ پبلک لائبریریوں میں عموماً ہر طبقہ اور ہر قسم کے لوگ مطالعہ کے لئے آتے اور وہاں موجودہ کتب سے فائدہ اٹھاتے ہیں اس لئے تمام بڑی بڑی لائبریریوں میں اسلام کے متعلق ٹھوس اور صحیح معلومات سے پُر لٹریچر ہونا نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے حال ہی میں یہاں کی تین بڑی بڑی لائبریریوں میں دیباچہ قرآن کریم انگریزی۔ قرآن کریم انگریزی اور دیگر ضروری لٹریچر بھجوا دیا گیا ہے۔ امریکن کونسل جنرل سے مل کر انہیں امریکن لائبریری کے لئے کتب پیش کیں جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیں۔ اسی طرح سنگاپور لائبریری اور یہاں کی سب سے بڑی نیشنل لائبریری کے ڈائریکٹروں سے مل کر قرآن کریم اور سلسلہ کی بعض کتب کی تین تین کاپیاں ان لائبریریوں میں رکھوائیں جن سے خدا کے فضل سے اب پبلک فائدہ اٹھا رہی ہے۔

یہاں دنیا کے ہر حصہ سے مختلف جہاز آتے رہتے ہیں۔ اور بعض دفعہ کسی تقریب یا تعطیلات کی بناء پر جہاز میں جا کر بھی تبلیغ کا موقعہ مل جاتا ہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں دو جہازوں سفینۂ حجاج اور [illegible] میں پہنچ کر لٹریچر تقسیم کرنے اور وہاں کی لائبریریوں میں کتب رکھوانے کا موقعہ ملا [illegible] جہاز پر ہمارے ایک ڈنمارک کے احمدی دوست مسٹر بشیر حسین ٹوپی اور جاپانی دوست مسٹر اویس قرنی جاپان جانے کے لئے سوار تھے۔ جہاز دو روز ٹھہرا رہا اور یہاں کی جماعت نے ایک خاص جلسہ اور دعوت کر کے اپنے معزز بھائیوں کی عزت افزائی کی اور انہیں خوش آمدید کہا۔

قادیان کی مرکزی مساجد میں اعتکاف

قادیان۔ ۲۰ر فروری۔ رمضان کے آخری عشرہ میں امسال حسب ذیل ۲۸ درویشوں کو مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ میں اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

مسجد مبارک میں

۱۔ حضرت بھائی شیر محمد صاحب
۲۔ مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب
۳۔ " چوہدری عبدالقدیر صاحب
۴۔ " محمد یوسف صاحب گجراتی
۵۔ " محمد جعفر صاحب
۶۔ " عبدالکریم صاحب
۷۔ " بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت
۸۔ " یونس احمد صاحب اسلم
۹۔ " حکیم محمد سعید صاحب
۱۰۔ " مولوی غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ
۱۱۔ " محمد انیس صاحب امروہی

مسجد اقصیٰ میں

۱۔ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری
۲۔ " وحضدار محمد عبداللہ صاحب
۳۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد
۴۔ " " محمد اسحٰق صاحب
۵۔ " " عبدالمجید صاحب مومن
۶۔ " مستری محمد حسین صاحب
۷۔ " انصار احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ
۸۔ " خلیل احمد صاحب " "
۹۔ " بشارت احمد صاحب "
۱۰۔ " خورشید احمد صاحب "
۱۱۔ " عبدالمالک صاحب "
۱۲۔ " عبدالحلیم صاحب " "
۱۳۔ " عبدالکریم صاحب " "
۱۴۔ " رفیق احمد صاحب شاد " "
۱۵۔ " رفیع الدین صاحب " "
۱۶۔ " محمد انعام غوری صاحب " "
۱۷۔ " مکرم امام علی صاحب شاہجہانپوری

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر رہے اور دعاؤں کو قبول فرمائے اور نیک مقاصد میں کامیابی بخشے۔ آمین۔

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

انتخابات قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کے انتخابات کی میعاد ۳۰ر اپریل کو ختم ہوتی ہے اور نئے منتخب شدہ عہدیداران یکم مئی سے اپنے عہدے کا چارج لے کر کام شروع کرتے ہیں۔ ۳۰ر اپریل ۱۹۶۲ء تک ہونے والے انتخابات میں صرف ۲۲ بائیس مجالس کے قائدین کی منظوری دی گئی ہے۔ بقیہ تمام مجالس کے انتخاب تا حال نہیں ہوتے۔ قبل ازیں اخبار بدر مورخہ ۱۴-۲۱ جلسہ سالانہ نمبر۔ اخبار بدر مورخہ ۸ دسمبر ۶۱ اور ۲۳ فروری ۶۲ میں اعلان کرائے جا چکے ہیں اس لئے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت۔ امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ بھارت اور مبلغین کرام کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے کہ مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین کا انتخاب کرا کر رپورٹ دفتر ہذا میں ارسال فرمائیں۔

رپورٹ کارگذاری فارم ماہوار رپورٹ کارگذاری پُر ہو کر سات آٹھ مجالس کی طرف سے موصول ہوتے ہیں۔ بقیہ مجالس اپنی مساعی سے مرکز کو مطلع نہیں کرتیں۔ لہٰذا تمام قائدینِ مجالس " فارم رپورٹ کارگذاری " پر ہر ماہ رپورٹ ارسال فرمایا کریں۔

شعبۂ مال چندہ خدام الاحمدیہ کی ادائیگی میں مجالس بہت پیچھے ہیں تقریباً بیشتر مجالس بے قاعدہ چندہ بھجواتی ہیں۔ یعنی ہر ماہ اور ہر سال باقاعدہ نہیں بلکہ ان کا جب جی چاہتا ہے بھجوا دیتی ہیں۔ اور اس کے بعد باقاعدگی کی طرف توجہ نہیں دیتیں۔ اس لئے جملہ قائدین مقامی امراء و صدر صاحبان اور مبلغین اپنی اپنی مجلس کے شعبۂ مال کے کام کی نگرانی کریں تاکہ مرکز مالی لحاظ سے کمزور نہ ہو جائے اور چندہ جات کی ترسیل سے معذور رہے۔

فارم تشخیص آمد مجلس خدام الاحمدیہ تمام مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کو فارم تشخیص آمد مجلس خدام الاحمدیہ بھجوائے گئے تھے جن میں سے صرف آٹھ مجالس نے یہ فارم پُر کر کے واپس ارسال کئے ہیں بقیہ مجالس نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ ان کو ان فارموں کے پُر کر کے بھجوانے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

برکت والا مہینہ اختتام کو

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ جو سال میں ایک مرتبہ آکر مردہ روحوں کے لئے زندگی کا پیغام لاتا ہے اب دو تین روز تک ختم ہونے والا ہے کون کہہ سکتا ہے کہ اسے اپنی زندگی میں پھر ایک بار ان بابرکت ایام سے مستفیض ہونے کا موقعہ ملے گا۔ ان بابرکت ایام میں جہاں مؤمنین کو عبادت و ریاضت کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ایک خاص موقعہ ملتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی خاطر ہر قسم کی مالی قربانی کرنے کے لئے ان کے دلوں میں ایک امنگ اور ولولہ پایا جاتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور اکرم اس مبارک مہینہ میں بے انتہا صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے ہماری جماعت کے اکثر احباب بھی اس مبارک مہینہ میں صدقہ و زکوٰۃ کی رقوم مرکز میں بھجواتے ہیں۔

زکوٰۃ ایک شرعی فریضہ ہے اور ہر صاحب نصاب کے لئے اس کی ادائیگی اسی طرح ضروری ہے جس طرح کہ نماز کی ادائیگی۔ اور اس فریضہ میں کوتاہی اختیار کرنے والا انسان خدا تعالیٰ کے حضور اسی طرح جوابدہ ہے جس طرح کہ ایک تارکِ نماز۔

لہٰذا جملہ صاحبِ نصاب احباب کو یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ وہ پوری کوشش کریں کہ اس مبارک مہینہ میں اس فرض کی ادائیگی کر کے اپنے مولیٰ کی رضا حاصل کریں اور دیگر دوستوں اور زیر اثر احباب کو بھی اس فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائیں۔

اگر ہماری جماعت کے احباب کما حقہٗ ادائیگی زکوٰۃ کی طرف توجہ کریں اور اپنا محاسبہ کریں تو بفضلہ تعالیٰ اکثر گھروں سے زکوٰۃ کی معقول رقم نکل سکتی ہے۔ تا کہ مرکزی انتظام کے ماتحت جماعت کے ضرورتمند غرباء و مساکین اور یتامیٰ کی امداد کی جا سکے۔

پس ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب جماعت اس طرف پوری توجہ دے کر فرض شناسی سے کام لیں امید ہے کہ دوست اس فریضہ کی طرف کما حقہٗ توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ صاحب نصاب احباب کو اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے توفیق عطا فرمائے۔

ناظر بیت المال قادیان

خبریں

نئی دہلی۔ نائب صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن نے آج پارلیمنٹ کے بجٹ سیشن کا افتتاح کرتے ہوئے اعلان کیا کہ جہاں بھارت چین کے ساتھ اپنا سرحدی جھگڑا پرامن طور پر طے کرنے کا خواہشمند ہے وہاں وہ کسی کی طرف سے فوجی طاقت کی بناء پر دئے جانے والے احکام ہرگز نہیں مان سکتا اور نہ مانے گا نتیجہ خواہ کچھ ہو۔ وہ فوجی طاقت کے دباؤ کے سامنے نہیں جھکے گا۔ ڈاکٹر رادھا کرشنن راشٹرپتی کا عہدہ سنبھالنے کے بعد پہلی مرتبہ پارلیمنٹ کے بجٹ سیشن کا افتتاح کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ چین نے اکتوبر اور نومبر میں بھارت پر جو دو بڑے حملے کئے وہ بیحد دھوکہ بازی کے مترادف تھے۔ کیونکہ یہ حملے ایک ایسے ملک کی طرف سے ہوئے تھے جس کے ساتھ ہم نے دوستانہ تعلقات رکھنے کی پوری کوشش کی۔ اور جس کا کاز ہم نے بین الاقوامی تنظیموں میں اٹھایا۔ اس دھوکہ بازی پر بھارت کے عوام کو سخت صدمہ پہنچا۔ ایسے حالات میں ناگزیر طور پر قوم کا اولین فرض تھا کہ اس جارحیت کا موثر طور پر مقابلہ کرے۔ اور ملک کو اس مقصد کے لئے تیار کرے۔ بھارت سرکار ملک کو چینی خطرہ سے محفوظ رکھنے اور اپنی دفاعی طاقت اور اقتصادی ڈھانچہ کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے کے اہم اور فوری کام میں تمام تر توجہات سے مصروف ہے۔

نئی دہلی۔ ۱۸ر فروری۔ محکمہ ریلوے کا ۶۱-۱۹۶۰ء کا جو حساب کتاب چیک کیا گیا ہے اس میں ۹۶ لاکھ روپیہ کا نقصان اور بے ضابطگیاں پائی گئی ہیں۔ یہ رپورٹ آج مرکزی وزیر خزانہ شری مرارجی ڈیسائی نے لوک سبھا میں پیش کی۔ ریلوے کو جو نقصانات اٹھانے پڑے ہیں ان میں ایک لاکھ ۳۷ ہزار روپیہ ۵ جعلی بلیٹوں پر دھوکہ سے مال چھڑانے سے ہوا۔

راولپنڈی ۱۸ر فروری۔ پاکستان کے وزیر خارجہ اور کشمیر کے متعلق بھارت پاکستان بات چیت میں پاکستانی وفد کے لیڈر مسٹر بھٹو نے کل لے پاکستانی نکتہ چینیوں سے کہا کہ اگر وہ کشمیر کے متعلق پرامن تصفیہ چاہتے ہیں تو انہیں بھارت کے نقطۂ نگاہ پر بھی غور کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ وہ گذشتہ شام لاہور میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے اس امر سے انکار کیا کہ پاکستان نے بعض دیگر متبادل ~~صورتیں پیش کرکے~~ کشمیر کے متعلق اپنا پہلا موقف بدل لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب بات چیت کا ریکارڈ پبلک کے سامنے رکھا جائے گا تب ظاہر ہو جائے گا کہ پاکستان کے جائز مفادات ترک نہیں کئے گئے۔

نئی دہلی۔ ۱۸ر فروری۔ آج جب راشٹرپتی ڈاکٹر رادھا کرشنن نے بجٹ سیشن کا افتتاح کرتے وقت اپنا بھاشن انگریزی میں شروع کیا تو چار سوشلسٹ ممبر بطید پروٹسٹ واک آؤٹ کر گئے۔ انہیں یہ اعتراض تھا کہ بھاشن پہلے انگریزی میں کیوں پڑھا جا رہا ہے۔ یہ پہلے ہندی میں پڑھا جائے بعد میں انگریزی میں۔

بمبئی۔ ۱۸ر فروری۔ کمیونسٹ لیڈر شری ڈانگے نے ایک میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کی غیر جانبداری کی پالیسی کامیاب رہی ہے۔ کیونکہ اس سے کمیونسٹ چین باقی کمیونسٹ ممالک سے دور تر ہو گیا ہے۔

بغداد۔ ۱۸ر فروری۔ عراق کے منسٹر آف سٹیٹ نے پریس کانفرنس میں کہا کہ عراق میں گذشتہ ہفتہ گرفتار کئے جانے والے کمیونسٹوں کی تعداد کوئی زیادہ نہیں۔ صرف چند سو کمیونسٹ ہی گرفتار کئے گئے ہیں۔ ان سے روسی اخبار پراودا کی اس خبر کے متعلق پوچھا گیا تھا کہ عراق میں کمیونسٹوں کو پھانسی دی جا رہی ہے۔ آپ نے کہا صرف انقلاب کے مخالفین کو گرفتار کیا گیا ہے۔

نئی دہلی۔ ۱۸ر فروری۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل کانگرس پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جہاں تک انہیں علم ہے چینی کولمبو تجاویز منظور نہ کریں گے۔ بھارت نے جب سے لنکا سرکار کو مطلع کیا ہے کہ اس نے کولمبو تجاویز پورے طور پر منظور کر لی ہیں تب سے چین سرکار کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ آپ نے دفاعی کوششیں جاری رکھنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ چین کے خلاف لڑائی ایک لمبا معاملہ ہوگا۔

دینانگر میں بھرتی میلہ

عام جنتا کو اطلاع دی جاتی ہے کہ دینانگر ڈاک بنگلے میں ایک بھاری فوجی بھرتی میلہ مورخہ ۲۷ر فروری کو ہوگا۔ اس میں تمام قوموں کے نوجوانوں اور پرانے فوجیوں کی بھرتی ہوگی۔

ملک اور قوم کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے تمام بہادر نوجوانوں سے درخواست ہے کہ وہ اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

ریکروٹنگ آفیسر
جالندھر چھاؤنی

تبلیغی و تربیتی دورۂ مبلغین

علاقہ جات آندھرا، میسور، مہاراشٹر و مدراس

جملہ احباب، عہدیداران اور مبلغین صوبہ جات آندھرا، میسور، مہاراشٹر اور مدراس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان صوبہ جات کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورۂ مبلغین یکم مارچ ۱۹۶۳ء کو یعنی رمضان المبارک کے معاً بعد شروع کرایا جا رہا ہے۔ اور یہ دورہ ۷ر اپریل کو ختم ہوگا۔ دورہ کا تفصیلی پروگرام درج ذیل ہے۔ جملہ جماعتوں کے احباب و عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس دورہ میں وفد کے مبلغین سے ہر طرح تعاون فرمائیں اور ان کے آنے سے قبل تبلیغی و تربیتی جلسوں کا انتظام کریں تاکہ وفد کے آنے پر آپ کی جماعت مبلغین سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے اور یہ دورہ ہر جہت سے کامیاب ہو اور مفید ہو۔

مقامی جلسوں کا انتظام مقامی جماعتوں کے ذمہ ہوگا۔

نوٹ:- اس تعلق میں مزید خط و کتابت جناب مولوی مبارک علی صاحب انچارج مبلغ (پتہ:- احمدیہ جوبلی ہال افضل گنج حیدرآباد آندھرا) سے کی جائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	دن	قیام	تاریخ روانگی	کیفیت
حیدرآباد	۱ ۳/۶۲	جمعہ	دو دن	۲ ۳/۶۲	
ظہیرآباد	۴	سوموار	۱	۵	
حیدرآباد	۵	منگل	۱	۶	
شادنگر	۶	بدھ	۱	۷	
ڈومان	۷	جمعرات	۱	۸	
چنتہ کنٹہ	۸	جمعہ	۱	۹	
کرنول	۹	ہفتہ	۱	۱۰	
یادگیر	۱۰	اتوار	۲	۱۲	
ینا پور	۱۲	منگل	۱	۱۳	
یادگیر	۱۳	بدھ	۲	۱۵	
اونکور	۱۵	جمعہ	۱	۱۶	
رائچور	۱۶	ہفتہ	۱	۱۷	
دیودرگ	۱۷	اتوار	۱	۱۸	
ہبلی	۱۸	سوموار	۲	۲۰	
دھارواڑ	۲۰	بدھ	۱	۲۱	
سندگرہ	۲۱	جمعرات	۱	۲۲	
ہبلی	۲۲	جمعہ	۱	۲۳	
بمبئی	۲۴	اتوار	۲	۲۶	
باندرہ بشمول ساونت واڑی	۲۷	بدھ	۳	۳۰	
شیموگہ	۳۱	اتوار	۱	۱ ۴/۶۲	
ساگر	۱ ۴/۶۲	سوموار	۱	۲	
سرب	۲	منگل	۱	۳	
شیموگہ	۳	بدھ	۱	۴	
بنگلور	۵	جمعہ	۱	۶	
مدراس	۷	اتوار	۲	۹	